صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 12 جنوری 2011 بمطابق 1432 ہجری صبح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِO رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ O رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمٰنِ أَنْ ءَامِنُوا بِرَبِّكُمْ فَـَٔامَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِO رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): اے پروردگار! تونے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تونے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اے پروردگار تونے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اگر ایک منٹ کیلئے میری بات سن لی جائے۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد۔ معزز اراکین اسمبلی! جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر وفات پا چکے ہیں اور پچھلے روز اس ایوان میں ممبران اسمبلی کے استفسار پر فیصلہ ہوا تھا کہ ان کی خدمات کو سراہنے کیلئے وقت دیا جائے گا، لہذا ممبران صاحبان سے درخواست ہے کہ اگر اس ضمن میں کوئی ممبر مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے کوئی بات کرنا چاہے تو اپنا نام دے دیں۔ سوالات کے بعد مرحوم کی خدمات کے حوالے سے بحث ہوگی، چند منٹ وقت دیا جائے گا۔ 'کوئسچنز آور' : جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب عدنان خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم نے تو اس دن اس کو موو کیا تھا تو اس پر ہمیں پہلے موقع دیں گے اور ہمارے لئے نام جمع کرانے کی ضرورت تو نہیں ہوگی کیونکہ میں تو موور تھا۔

جناب سپیکر: بالکل بالکل، آپ پہلے ہونگے۔

جناب عدنان خان: جناب سپیکر، پہ بنوں کښے هغه بله ورځ د لوډشیډنګ په احتجاج کښے یو جلوس وتلے وو، په هغے کښے یو کس هم وفات شوے دے او چوده کسان زخمي شوی دی نو هغه کس چه کوم مړ شوے دے نو ما وئیل چه د هغه د پاره د دعا هم اوشي، په عوامو باندے فائرنګ شوے دے ، د هغوی د پاره د دعا درخواست کومه چه دعا اوشي۔

جناب سپیکر: مفتي جانان صاحب! لږه دعا اوکړئ د مرحوم د پاره جي۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب! زه په دے باندے لږه خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: وروستو جي، وروستو۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب، دا ډیره Important خبره ده۔

جناب سپیکر: د 'کوئسچنز آور' نه پس جی، 'کوئسچنز آور' د ټولو نه فرسټ دے، اول 'کوئسچنز آور' دے جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔ چونکہ پی اینڈ ڈی کے وزیر جناب رحیم داد خان صاحب کے عزیز فوت ہوئے تھے، انہوں نے رات کو بھی کہا تھا اور صبح بھی، تو ان کے پی اینڈ ڈی کے جتنے بھی کوئسچنز ہیں، یہ ڈیفر کئے جاتے ہیںDeferred for next date، 450 پورے ډیفر شو۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، جی کوئسچن نمبر 381۔

جناب محمد جاوید عباسی: سردار صاحب والا بھی ڈیفر کر دیں جی۔

جناب سپیکر: خیر ہے جی، سردار صاحب آئے ہیں بڑی مدت بعد، ان کا کیسے ڈیفر کر سکتے ہیں؟ جی سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں آپ کا۔ کوئسچن کے حوالے سے کم از کم آپ ہمیں جو موقع دے دیتے ہیں، ویسے تو بہت کم موقع ملتا ہے، بالخصوص جو پچھلی Row میں ہم لوگ بیٹھتے ہیں ہمیں تو بات کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے، بہر حال آپ کا میں مشکور ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے لئے آپ سب برابر ہیں اور نلوٹھا صاحب، آپ کا اپنے ایک بڑے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ کی بڑی مہربانی جی۔

جناب سپیکر: ایک بھائی کی حیثیت سے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! جب آپ منتخب ہوئے تھے تو ہم سب لوگوں نے آپ کو متفقہ طور پر سپیکر منتخب کیا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی پانچ سات لوگ اسمبلی کے اندر آپ کے ایسے منظور نظر لوگ ہیں جن کے علاوہ آپ باقی دوسروں کو کم موقع دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے لئے مصیبت یہ ہے کہ ان لوگوں کو آپ نے پارلیمانی لیڈرز مقرر کیا ہوا ہے تو لیڈرشپ کی وجہ سے ان کو بنچیں بھی، ڈیسک بھی، فرنٹ چیئرز ملی ہیں اور ٹائم میں بھی Priority ان کی بنتی ہے، Any how میری کوشش ہوگی کہ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں توقع رکھتا ہوں، میں توقع رکھونگا کہ آپ ہمیں اسی طرح۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری کوشش ہوگی انشاء اللہ کہ سب کو موقع دوں، میں برابری کی کوشش کرونگا۔

سردار صاحب سوال نمبر؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ سوال نمبر ہے جی 381۔

جناب سپیکر: جی۔

* 381 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا شعبہ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی گزشتہ پانچ سالوں کی کارکردگی بتائی جائے، نیز موجودہ دور اور آئندہ کے منصوبوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کی صنعتی بستیوں میں صنعتوں کی 2003 سے 2008 تک کی کارکردگی مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	صنعتی بستی	کارخانے	ملازمت	سرمایہ کاری
01	پشاور	36	1801	1630
02	حطار	96	4558	2757
03	گدون امازئی	70	7940	5425
04	نوشہرہ	19	694	261
05	ایکسپورٹ پروسیسنگ زون	7	260	81

رسالپور/نوشہرہ

زیر تکمیل منصوبہ جات:

1۔ صنعتی بستی جلوزئی

2۔ بنوں صنعتی واقتصادی زون (1400 ایکڑ زمین حاصل کرلی گئی ہے)

2008-09 کی ترقیاتی سکیمیں:

1۔ نوشہرہ صنعتی بستی کی توسیع۔

2۔ سرمایہ کاری کیلئے سہولیاتی مرکز (IFC) کا قیام۔

3۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی صنعتی بستیوں میں انفراسٹرکچر کی جدید طرز پر تعمیر نو۔

4۔ چائنا پاک اکنامک زون حطار۔

5۔ ایکسپورٹ ٹریڈ سنٹر کا قیام۔

6۔ صنعتی فضلات کی صفائی مشینری کی تنصیب (پشاور اور حطار کی صنعتی بستیوں میں)

7۔ جنوبی علاقہ جات میں کیمیکل انڈسٹریز کے قیام کیلئے مطالعاتی رپورٹ کی تیاری۔

8۔ صنعتی بستی پشاور میں توسیع سڑک اور حفاظتی دیوار کی تعمیر۔

9۔ خوشحال گڑھ کوہاٹ ٹل روڈ پر صنعتی بستی کے قیام کیلئے مطالعاتی رپورٹ۔

10۔ پشاور میں ٹرکنگ ٹرمینل (Trucking terminal) کے قیام کیلئے مطالعاتی رپورٹ۔

11۔ ضلع مانسہرہ میں ماربل / گرینائٹ / جم سٹون کے کارخانوں کے قیام کیلئے مطالعاتی رپورٹ۔

12۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی صنعتی بستیوں میں آگ بجھانے والے آلات کی فراہمی۔

13۔ مردان میں کاروباری منصوبہ بندی کیلئے مطالعاتی رپورٹ۔

<u>مستقبل کی مجوزہ ترقیاتی سکیمیں:</u>

1۔ مانسہرہ میں گرینائٹ زون کا قیام۔

2۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کے ہر ضلع میں صنعتی بستی کا قیام۔

3۔ سوات میں پھل اور سبزی زون کا قیام۔

4۔ جنوبی اضلاع میں معدنیات پر بنیادی کیمیاوی صنعتوں کا قیام۔

5۔ مردان میں پن بجلی سے مستفید زرعی شعبہ سے تعلق رکھنے والی صنعتوں کا قیام۔

6۔ کوہاٹ میں صنعتی زون کا قیام۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحب، ایک تو میرا یہ سوال ایڈمٹ ہوا ہے جی 12-01-2009 کو اور آج 12-01-2011 کو مجھے اس پر جواب بھیجا گیا ہے تو Kindly میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ ذرا محکمے کو ہدایت کریں کہ جلد از جلد، کم از کم جو سوال ہم بھیجیں اور دو سال کے بعد اس کا جواب آئے تو پھر اس پر ہم کیا بولیں گے اور اس کیلئے کیا ہم۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ شکل ہی، نوعیت ہی بدل چکی ہوتی ہے جب دو سال بعد جواب آتا ہے۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> دو سال بعد نوعیت ہی بدل چکی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے، ابھی ہم نے سپیشل انسٹرکشنز ایشو کی ہیں کہ دس دن ہوتے ہیں لیکن ہم نے Fifteen days میں جوابات مانگے ہیں اور جو محکمہ جواب نہیں دے گا اس کا ایڈ منسٹریٹیو سیکرٹری ڈائریکٹ ذمہ دار ہو گا And he has to face the music۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ دو سال، دو سال کے بعد یہ جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: بس اسی کو دیکھتے ہوئے ابھی کافی کلیئر انسٹرکشنز ایشو ہو چکی ہیں۔ جی ضمنی سوال، سپلیمنٹری سوال؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی ضمنی کوئسچن میرا یہ ہے کہ انہوں نے صنعتوں کی پانچ سال کی جو کارکردگی دی ہے، اس میں حطار انڈسٹریل میں 96 کارخانے انہوں نے بتائے ہیں مگر سپیکر صاحب، ان میں اکثریت یعنی بہت سے کارخانے بند پڑے ہیں تو میرا حکومت سے ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ آیا ان کارخانوں کو چلانے کیلئے حکومت کوئی حکمت عملی یا کوئی ان کو ریلیف دے گی اور ان کارخانوں کو چلانے کی کیا ہم امید رکھتے ہیں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر، کدھر ہے وہ؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے جی اور دوسرا ضمنی کوئسچن بھی ہے، پھر منسٹر صاحب اکٹھا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ مستقبل کی انہوں نے جو مجوزہ ترقیاتی سکیمیں دی ہیں، اس میں انہوں نے مانسہرہ میں گرینائٹ زون کا قیام اور سوات میں پھل اور سبزیوں کے زون کا قیام اور اسی طرح باقی ضلعوں میں بھی انہوں نے مختلف اپنی مستقبل کی ترقیاتی سکیمیں دی ہیں تو میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی کوئسچن ہے کہ آیا ایبٹ آباد کو بھی آپ صنعتی زون میں لانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کیونکہ سپیکر صاحب، ایبٹ آباد معدنیات کے حوالے سے، یعنی جو ضلع ہے وہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شازی خان صاحب، محترم شازی خان۔

وزیر خوراک: نلوٹھا صاحب نے جو پہلی بات حطار انڈسٹریل اسٹیٹ کے متعلق کی ہے، میرے خیال میں اس صوبے میں اس وقت سب سے کامیاب انڈسٹریل اسٹیٹ صرف حطار انڈسٹریل اسٹیٹ ہی رہ گیا ہے اور اسی لئے اس کی Extension کیلئے نئی زمین خریدی گئی، یعنی گورنمنٹ اس جگہ زمین خریدتی ہے جہاں پر کوئی انڈسٹری لگانے کیلئے آنا چاہتا ہے تو وہ چونکہ ضرورت سمجھی گئی کہ زیادہ انڈسٹریز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو بڑا Important وہ ہے اور اس کا ڈیمانڈ بھی زیادہ ہے تو۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: اسی لئے وہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں خالی 96 انڈسٹریز ہیں؟

وزیر خوراک: نہیں ابھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو جواب آیا ہے۔

وزیر خوراک: ابھی جو انڈسٹریل سٹیٹ کی پہلی Available زمین تھی جی، اس سے تقریباً ڈبل زمین اور خریدی گئی ہے، اس مقصد کیلئے کہ زیادہ تر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Acquisition لیا جاچکا ہے؟

وزیر خوراک: جی؟

جناب سپیکر: اس کا Acquisition لیا جاچکا ہے؟

وزیر خوراک: Acquisition مل چکا ہے۔

جناب سپیکر: یہ اچھی خبر ہے کہ ہمارے صوبے میں۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: اسی طرح نلوٹھا صاحب نے جو کہا کہ ایبٹ آباد میں، ضرور اس وقت Soap stones کی وہاں پر بہت بڑی Mines ہیں تو گورنمنٹ اس پر سوچ رہی ہے کہ ایبٹ آباد میں جو منرلز وہاں سے نکل رہی ہیں ان کو کس طرح Facilitate کیا جائے اور اس کیلئے بھی فزیبیلٹی سٹڈی جلد انشاء اللہ مکمل کی جائے گی۔

Mr. Speaker: Thank you.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! وہ لوہے کے کارخانے ضروری ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو میں میاں صاحب سے بھی درخواست کرونگا، لوہے کے اچھے کام ہوں میرے خیال میں، میں درخواست کرونگا ان سے کہ آپ بھی Link کریں، آپ کے بھی لیڈرز ہیں، میرے بھی لیڈرز ہیں۔ بادشاہ صالح صاحب، Not present۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی لودھی کا اس پر ضمنی سوال ہے۔ جی، دا سوال نمبر اول اوواییٔ۔ سوال نمبر څه دے جی؟

حاجی قلندر خان لودھی: سوال نمبر 384۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

حاجی قلندر خان لودھی: میرا سپلیمنٹری یہ ہے جی کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ رولز، آرڈیننس منسوخ ہو گیا ہے تو میری اس پر یہ گزارش ہو گی آپ کی وساطت سے کہ اس کیلئے ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو اس کو Thrash out کرے کہ کونسے رولز ہیں، Books میں تو ہر جگہ آیا ہوا ہے اور یہ اوپر ذکر بھی کر رہے ہیں کہ یہ رولز آئے ہوئے ہیں لیکن نیچے یہ کہتے ہیں کہ یہ اس میں منسوخ ہو چکے ہیں تو اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ موبائل فون، Cell phones جن کے بج رہے ہیں تو Kindly بند کریں اور آئندہ کیلئے اس کا بہت خیال رکھیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو یہ جی ان کا جو منسوخ کیا گیا تھا جی کہ یہ رولز آف بزنس 1985 کے صفحہ 42 پر انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے اختیارات میں شمار نمبر 13، ان میں یہ کہتے ہیں کہ ان کے رولز جو ہیں، یہ اس پر تو موجود ہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہ منسوخ ہو چکے ہیں تو اس طرح سے بہت سارے ہیں جی، یہ اوپر جو ٹائٹل کتابوں پر لگاتے ہیں، جو بھی نئی کتاب دیتے ہیں، اس پر ٹائٹل تو لگ جاتا ہے، اس کی جلد پر لگا دیتے ہیں لیکن اندر سے اس کو کوئی نہیں دیکھتا کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے تو اس کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کہ اس کو Thrash out کرے تاکہ آئندہ کیلئے یہ Duplication نہ ہو۔ آنریبل ممبرز سوال دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ آرڈیننس تو منسوخ ہو چکا ہے جبکہ وہ پالیسی موجود ہوتی ہے، ہمارے پاس اس کا کوئی علم نہیں ہے، انفارمیشن نہیں ہے کہ یہ منسوخ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب، آپ جواب دیں گے؟

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Honestly, I was expecting the Minister concerned to hear and respond, so if this could be-----

جناب سپیکر: ڈیفر کیا جائے، پینڈنگ کر لیں؟

وزیر قانون: او جی۔

Mr. Speaker: This is kept pending. اور یہ جو ابھی انہوں نے ضمنی کوئسچن کیا ہے تو

Kindly ان کو ذرا Intimate کر لیں۔ ملک بادشاہ صالح صاحب، Again بادشاہ صالح، موجود نہیں۔

ملک قاسم خان خٹک، سوال نمبر جی؟

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن نمبر 396۔

جناب سپیکر: جی۔

* 396 _ **ملک قاسم خان خٹک:** کیا وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹریٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کیلئے باہر سے قرضہ لیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹیکنیکل ایجوکیشن کیلئے باہر سے کتنا قرضہ اور کب لیا گیا ہے، اب تک کتنا خرچہ ہوا ہے اور بقایا ابھی تک کیوں استعمال نہیں کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر فنی تعلیم): (الف) ہاں، حکومت صوبہ سرحد نے ایشیائی بینک سے مالی معاونت حاصل کی ہے۔

(ب) کل لاگت 905.19 ملین پاکستانی روپے، ایشیائی ترقیاتی بینک قرضہ (70%) 634.699 ملین روپے، صوبائی حصہ (30%) 270.492 ملین روپے اور قرضہ 29-09-2006 سے مؤثر ہوا۔ آج تک خرچ شدہ رقم 170 ملین روپے ہے۔ بقایا رقم مندرجہ ذیل وجوہات پر خرچ نہ کی گئی:

1۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے مشیر نے PC-1 تیار کیا اور Loan agreement کے درمیان کئی تضادات موجود تھے، خصوصاً تعمیراتی کام کے سلسلے میں بہت تضادات تھے، ان تضادات پر ایشیائی ترقیاتی بینک کے انسپکشن مشن 2005 کے ساتھ تفصیل سے بحث کی گئی۔ وفد نے اتفاق کیا کہ درمیانی مدت (مڈ ٹرم) کے دوران ان غلطیوں کو درست کیا جائے گا۔

2۔ دریں اثناء محکمہ صنعت نے اسی ضمن میں تین دفعہ درستگی کی تجاویز ارسال کیں، تاہم ایشیائی ترقیاتی بینک نے ان تجاویز پر کوئی عمل نہیں کیا۔ اپریل 2008 میں ایشیائی ترقیاتی بینک کا مشن پشاور آیا اور محکمہ صنعت اور پی اینڈ ڈی کے حکام بالا کے ساتھ میٹنگ میں پراجیکٹ کے ڈیزائن کے بارے میں شدید تحفظات کا اظہار کیا اور بتایا کہ اس پراجیکٹ کا کام مقامی ماحول کے مطابق قابل عمل نہیں اور تجویز کی کہ EAD ایک سہ فریقی میٹنگ بلائے تاکہ ان معاملات پر غور ہو۔

3۔ سہ فریقی میٹنگ اسلام آباد میں 16-10-2008 کو جوائنٹ سیکرٹری EAD کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے وفد نے تجویز دی کہ چونکہ تضادات کی وجہ سے

پراجیکٹ کاکام رکاہواہے اور ڈیزائن بھی ناموزوں ہے، لہذااس پراجیکٹ کو ختم کیاجائے۔ صوبہ سرحد کے Chief foreign aid نے، جوکہ صوبائی حکومت کا نمائندہ تھا، وضاحت کی کہ محکمہ منصوبہ بندی اور ترقی نے ایشیائی ترقیاتی بینک کے نقطہ نظر سے اتفاق کیاہے کیونکہ اس کے غلط نقشہ کی وجہ سے اس کی بندش صوبہ کے مفاد میں ہے کیونکہ صوبے کے پاس فنی تعلیم کی مد کیلئے کئی بغیر قرضہ گرانٹس کی پیشکشیں موجود ہیں، ان میں سے کچھ وفاقی سطح پر پاکستان کیلئے (Umbrella project) منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔

4۔ سہ فریقی میٹنگ میں فیصلہ کیاگیاکہ رواں سرگرمیاں پراجیکٹ قرض سے مکمل کرنے کے بعد 31-03-2009 کو قرضہ اکاؤنٹ بند کر دیاجائے گا۔

5۔ رواں ترقیاتی سرگرمیاں جن میں چار تعمیراتی کام، مشاورت اور بڑھوتی استعداد عملہ شامل ہیں، مکمل کرلی گئی ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: جی سر۔ زہ د منسٹر صاحب نہ دا سوال کوم چہ دا قرضہ چہ دوئ اغستے وہ، آیا دا اوس دوئ خومرہ واپس Pay کڑہ او د دے نہ چہ کوم دے څہ فائدہ صوبائی حکومت تہ او عواموتہ اورسیدلہ؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لودھی صاحب، جی لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ دیکھیں جی، قرضہ مؤثر ہواہے 29-09-2006 میں اور اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اکاؤنٹ بند کر دیاجائے گا 31-03-2009 کو، تو یہ کہتے ہیں کہ تین سال میں کام توکچھ نہیں ہوا اور پراجیکٹ بھی کچھ نہیں بنا تو یہ جو ہم نے اتنی بڑی اماؤنٹ لی ہے تو اس کے بعد اس پر جو انٹرسٹ لگاہے، اس کی ذمہ داری کس پر پڑتی ہے؟ اور یہ ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی ہے کہ ابھی تک انہوں نے اس کا، جنہوں نے قرضہ ہمیں دیا، ان کے Standard کے بعد نہ انہوں نے ڈیزائن کرسکے، نہ ان کے ساتھ بیٹھ کر کوئی فیصلہ کرسکے، ان کے Consult سے Land نہیں لے سکے لیکن قرضہ لے لیاجس پر انٹرسٹ گورنمنٹ کو دینا پڑاہوگا، تو یہ تین سال کی کس پر ذمہ داری پڑتی ہے، کتنی بڑی نااہلی ہے؟

Mr. Speaker: Honourable Minister for Technical Education, please.

جناب محمود زیب خان (وزیر فنی تعلیم): جناب سپیکر، دا بالکل د دوئ کوم کوئسچن چه وو، هغے کښے دا صحیح ده چه ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک نه قرضه اغستے شوے وه، د دے پوره جی Restructuring of Technical Institutes System in Khyber Pakhtunkhwa. او دا پوره تخمینه د دے وه جی 905.191 ملین او 04-08-2005 باندے ECNEC نه، د ایشیائی ترقیاتی بینک پکښے وے 70% او د گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا به 30% د دے حصه وه خو هغه د څه وجوهاتو په بناء باندے بنده شوے وه نو دا زمونږ د گورنمنٹ نه مخکښے خبره ده خو دیکښے کوم 70 فیصد چه دوئ پریمیم ورکړو په ڈیویلپمنټل کار باندے نو هغه بیا بینک نه منلو او هغه دا وئیل چه په سی اینډ ډبلیو ریټس زیات شوی دی او پکښے تاسو دا 70% زیاتے پیسے دغه کوئ نو بیا پی اینډ ډی ډیپارټمنټ اولگیدو او هغه ئے د ټیکنیکل ایجوکیشن نه ټپوس هم نه وو کړے او هغه سکیم ئے ختم کړو نو دغه مسئله وه جی، په هغے باندے زمونږ Reservationsوو خو پی اینډ ډی ډیپارټمنټ وئیل چه مونږ ته د بل ځائے نه بغیر انټرسټ نه قرضه ملاویږی، لهذا دا په ډیر گران شرائطو باندے ده او دا شرائط مونږ پوره کولے نه شو نو دغه ټوله قصه وه جی۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: منسٹر صاحب زمونږ د یو کوئسچن جواب اونکړو۔ جی دا دومره پیسے غوښتے شوے دی، قرضه پسے شوے ده، مونږ دا وایو چه د دے نه فائده څه اوشوه چه دومره قرضه واغستے شوه او هغوی چه کوم دے، پراجیکټ چه کوم بند شو دا صوبے ته څومره نقصان اوشو او دا به کله واپس کیږی، اوس د دغے څومره Limitation دے جی؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹرصاحب دوئ وائی چه دا زمونږ د وختو قرضه هم نه ده، دا مخکښے گورنمنټ کړے وه خو وائی----

وزیر فنی تعلیم: یره جی زما خو خپل دا دغه دے چه دا د کمیټئ ته حواله شی ځکه چه دا کوئسچن ممبر صاحب ډیرځله چه کوم کړے دے چه پوره هغه دغه ئے اوشی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 795 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 795 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل بھی آپریشن سے متاثر ہوئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ شدہ اضلاع کو فنڈز مہیا کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل کو کل کتنی رقم مہیا کی گئی ہے اور مذکورہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں، گزارش کی جاتی ہے کہ حکومت صوبہ سرحد کی پالیسی کے مطابق متاثرہ علاقوں کا سرکاری طور پر اعلامیہ محکمہ امور داخلہ و قبائلی علاقہ جات کی جانب سے جاری کیا جاتا ہے، تحصیل ٹل ضلع ہنگو کے متعلق ایسا اعلامیہ تاحال جاری نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) سرکاری طور پر متاثرہ قرار دیئے گئے علاقوں کے متاثرین کی بحالی کیلئے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اور ان اضلاع کیلئے بھی فنڈز جاری کئے جاتے ہیں جہاں پر دیگر متاثرہ علاقوں کے متاثرین عارضی طور پر پناہ لیتے ہیں۔

(ج) چونکہ ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل صوبائی حکومت کی طرف سے متاثرہ علاقہ قرار نہیں دیا گیا ہے، لہذا اس کیلئے کوئی فنڈ مہیا نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: څه سپلیمنټری سوال پکښے بل شته؟

مفتی سید جانان: که ستاسو اجازت وی جی، دا څلور سوالونه دی او د یو بل سره بالکل متعلق سوالونه دی جی۔ اول سوال کښے جی ما لیکلی دی: کیا وزیراعلیٰ صاحب ازره کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل بھی آپریشن سے متاثر ہوئی ہے؟ دوئ جواب کښے لیکی چه 'جی نہیں' ۔ بیا دا بل سوال جی راوا ړوئ 1008، آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ضلع ہنگو میں جنگ سے متاثرہ علاقوں کی تعمیر و ترقی کیلئے فنڈز خرچ کررہاہے؟ 'جی ہاں' ۔آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈنگ سے متاثرہ علاقوں کی بجائے دوسرے علاقوں میں فنڈ خرچ ہورہاہے؟ دا بله پانړه جی، دا بل سوال اوګورئ 1010، آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگ سے متاثرہ علاقوں کو چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں تعمیر و ترقی کاکام کررہاہے؟ زه جی دا خبره کوم، اول دوئ ما ته په اولنی سوال کښے لیکلی دی چه "گزارش کی جاتی ہے کہ حکومت صوبہ سرحد" یو جی دا (ب) جز سره اوګورئ دلته دا لیکی "اوران اضلاع کیلئے بھی فنڈ جاری کیا جاتاہے جہاں پر دیگر متاثرہ علاقوں کے متاثرین عارضی طور پر پناہ لیتے ہیں"۔ زه جی دا تپوس کوم، تقریباً جی سرکاری سروے مطابق آٹھ لاکھ قبائلی خلق هنګو ته راغلی دی، هغه هنګو کښے پراته دی او اورکزئی ایجنسی مکمله، د کرم ایجنسئ زیاته حصه، وزیرستان، دا درے قسمه خلق راغلی دی، دا اوس په هنګو ضلع باندے بوجه پراته دی جی او وروستو جی که تاسو اوګورئ، دلته اخر کښے جی دوئ بیا دا سوال 1011،آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں حالیہ دہشت گردی سے تباہ شدہ سرکاری و نیم سرکاری املاک کی دوبارہ تعمیر اور مرمت کیلئے فنڈ مہیا کیا جاتا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہو، دوئ جی ما ته جواب کښے لیکلی دی: 2008اور 2000 کی تفصیل لف ہے، نیز مذکورہ مقامات میں موضع شاؤخیل اور تورہ وڑئ شامل نہیں ہیں۔ دا جی درے ځایونه داسے دی چه دا بذات خود اوس هم جنګ کښے دی، هنګو کښے۔ یو شاؤخیل جی، یو زرګره، هغے کښے جی روزانه کرفیو، روزانه جهګړه او هره ورځ، مطلب دا دے دوه څلور ورځے بعد هلته یوه قصه۔ دریم ځائے جی هغه توره وړئ ده، دغه یونین کونسل کښے دوه سکولونه بند دی، دوه هسپتالونه بند دی، د اوبو نظام ئے خراب شوے دے، روزانه ټینکونه کله دغه پله ځی او

کله هغه پله ځی چه گورے او دا جی چه کومے پیسے لگیدلے دی چه دا دوئ ما ته کوم لسټ را کړے دے جی، دیکښے دس منصوبے ، صرف دوه منصوبے دی جی، یو دوه منصوبے جی زرگری کښے شوی دی او د دے نه ماسوا زما تحصیل کښے لس منصوبے شوی دی او 1,87,692 روپئ جی هلته لگیدلے دی۔

جناب سپیکر: دا چه تاسو یو یو وئیلے کنه جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر نو د دے نه به مونړه یو یو کوئسچن کښے یو۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جی، یو یو به وایم، یو یو به وایم، څه مسئله نه ده جی۔ زه جی دا وایم، ټهیک شوه یو یو به وایم جی او 795 جی۔

جناب سپیکر: د وړومبنی کوئسچن سپلیمنټری څه دے ؟

مفتی سید جانان: سپلیمنټری جی دا دے چه دوئ ما ته وائی چه جی نہیں، گزارش ہے کہ صوبہ سرحد، یوه خبره ئے جی دا ده۔ دویمه دا ده چه دوئ وائی چه مونړ متاثره ضلعو ته فنډز ورکوؤ، هغه ضلعے متاثرے دی چه کومو ضلعو کښے مطلب دا دے دا خلق پروت دے او دوئ مونړ ته جواب کښے لیکی چه نه، مطلب دا دے تحصیل ټل ضلع هنگو د متاثرینو لسټ کښے نه دے ، دا د دهشت گردئ نه نه دے متاثره۔ زه جی دا تپوس کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مهربانی سر۔ دا اولنئ خبره دوئ د صوبه سرحد رااوچته کړه، دا کوئسچن چه کوم دے دا د Amendment نه مخکښے راغلے وو لهذا ځکه هغه وخت سره جواب هم راغلے دے نو د زوړ په حیثیت باندے راغلے دے۔ اصلی خبره د دوئ څلور سوالونه دی، دے څلور سوالونو کښے یو خبره دا ده چه د دوئ Constituency ټل دے او هنگو ډسټرکټ کښے د ننه خپل تحصیل دے ټل، هغه هوم ډیپارټمنټ چه کوم دے As affected area نه دے Notify کړے نو چه هغه نه وی Notify شوے او د هغے Criteria د نوټیفیکیشن دا ده چه یا خو دغلته جنگ روان وی او د هغه ځائے نه خلق هجرت اوکړی او یا د بل ځائے خلق هلته راشی او Put up شی نو دواړه Affected areas کښے راځی

نو ټل چه کوم دے او بیا خصوصاً د دوئ دغه کښے دوه یونین کونسلے شاهوخیل او توره وړئ، دا Affected areas کښے نه راځی نو Legally پی ډی ایم اے چه کوم دے هلته خپل Activities development نه شی کولے او باقی د هنگو، دا چه کوم پراپر هنگو دے، چه کوم ځایونو کښے دغه خلق راغلی دی، کیمپ لگیدلے دے، هلته خو ښه ډیر ډیویلپمنټل کار شوے دے۔ دوئ ته مخکښے هم زما خیال دے ډیپارټمنټ دوئ سره ناست هم وو او دوئ ته ئے وئیلی هم وو چه یره ستاسو که څه داسے څه ډیویلپمنټل دغه وی نو هغه تاسو Concerned DCO سره Take up کول پکار دی، که تاسو په وخت Take up کړے وے ځکه چه دا UN auspices د لاندے یو Cluster شی او هغوی بیا ځی او د هغوی خپله Criteria ده، ډی سی او چونکه هلته د ډی ډی سی چیئرمین وی نو هغوی د هغه سره رابطه کوی او هغه نه بیا Priorities واخلی او د هغوی چه کوم فنډز وی، خپلے طریقے سره ئے بیا لگوی، نو اصلی خبره دا ده چه د دوئ دا ایریا چه کومه ده، دا Notify شوے نه ده As affected area، لهذا دغلته دے حوالے سره دا فنډ نه دے لگیدلے نو زما خیال دے چه It will also answer all the four Questions، دغه د دے Crocks دغه وو۔

مفتی سید جانان: یو خو جی چه منسټر صاحب کوم جواب ورکړے دے، زما خیال دے چه دوئ صحیح پوهه نه شو۔

جناب سپیکر: یو خو دا ډیپارټمنټ چه دے کنه جی، دا Reply received چه دے نو دا په یکم دسمبر 2010 او 18^{th} amendment ډیر مخکښے پاس شوے دے، دا غلطئ سره ئے لیکلی دی یا ئے Intentionally د صوبے نوم بدلیدو ته وخت نه ورکوی چه دا دغه دے۔ دویم دا ممبر صاحب وائی چه تاسو توجه ورکوئ۔۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: څه، څه جی؟

مفتی سید جانان: شاهوخیل جی، هنگو یونین کونسل 42 حلقے کښے دے جی۔ منسټر صاحب جی په پوره خبرے باندے پوهه نه شو، شاهوخیل حلقه 42 کښے ده، هنگو کښے نه ده جی۔ هغے نه ماسوا Last کارونه تحصیل ټل کښے شوی دی

جی، زه خو ځکه وایم چه دا ټول سوالونه چه یو ځائے ته شی، د دے دغه دا دے جی، کارونه شوے دی ورکښے خو زما مقصد دا دے چه کومے علاقے دی هغه علاقے پاتے دی، لکه بارانی کښے خپل تعلقاتو په بنیاد باندے کارونه شوے دی، دلته د تعلقاتو په بنیاد باندے کارونه روان دی۔

جناب سپیکر: نه تاسو څه غواړئ جی، کمیټئ ته ئے لیږل غواړئ؟

مفتی سید جانان: زه جی دا وایم چه دا د کمیټئ ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: اودریږه که د هغوی اعتراض نه وی۔

مفتی سید جانان: بس زه دا گزارش کوم، او جی۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه د دے نه هسے ایشو جوړول نه دی پکار خو پرابلم دا دے جی چه ټل چه کوم دے، ټل دا دغه شوے نه دے جی، دا لکه Notify شوے نه دے، لهذا چه کوم د یو این او د یو ایس ایډ یا نور چه کوم فارن ډونرز دی، د هغوی فنډ د غلته نه شی لگیدے، د هغے خپله Criteria ده، هغه Criteria دا نه Meet کوی نو دا که کمیټئ ته لاړ هم شی د دے نه څه جوړیږی نه، هسے به د کمیټئ وخت به هم ضائع کیږی نو I really can't subscribe to it جی۔

مفتی سید جانان: دا ټهیک ده، دغه کمیټی ما له وخت ضائع کوی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هم داسے اوږد بحث به ترے سازوی خو کمیټئ ته هم که لاړ نو صحیح کیږی به نه پکښے۔ د بشیر بلور صاحب هم دا ریکویسټ راغے، ټائم نن شارټ دے، کوشش اوکړئ چه وخت لږ بچ کړو جی۔ آنریبل لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: داسے به اوکړو سر چه د دوئ دا ټوله خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یا تاسو ئے کښینوئ د ځان سره۔

وزیر قانون: ډی سی او صاحب سره د دے تعلق دے، زه به د دوئ او د ډی سی او په مینځ کښے څه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوئ رااوغواړئ جی۔

وزیر قانون: او جی، داسے به اوکړو۔

جناب سپیکر: ډی سی او راا وغواړئ او دوئ سره ئے دلته کښینوئ جی۔

وزیر قانون: صحیح ده۔

جناب سپیکر: دا څلور واړه سوالونه دی؟

مفتی سید جانان: جی ټائم پرے نه لګی خو دا صحیح ده چه دا څلور واړه سوالونه د یو ځائے کړی۔

جناب سپیکر: ټھیک شوه جی، ټھیک شوه، ټھیک شوه۔

مفتی سید جانان: او جی۔

جناب سپیکر: دا به پینډنګ وی، ستاسو د پاره به ډی سی او راا وغواړی، تاسو به کښینئی ورسره جی۔ محمد زمین خان صاحب، زمین خان صاحب۔

Zamin Khan Sahib, not present. Shah Hussain Khan Allai, not present. Noor Sahar Bibi, Noor Sahar Bibi, not present. Again Noor Sahar Bibi, not present.

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

390 _ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز قائم کئے ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سنٹرز کی تعداد اور گزشتہ تین سالوں میں ان کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات وفنی تعلیم): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے صوبے کے مختلف حصوں میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز قائم کئے ہیں۔

(ب) ان ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹروں کی تعداد چالیس ہے، جن میں پچیس مردانہ ٹریننگ سنٹرز اور پندرہ زنانہ ٹریننگ سنٹرز قائم کئے گئے ہیں، ان ٹریننگ سنٹروں میں مجموعی طور پر سال 2005-06 میں چار ہزار چھ سو گیارہ، سال 2006-07 میں چار ہزار چار سو بہتر اور سال 2007-08 میں سات ہزار چار سو چوراسی طلباء مختلف شعبوں میں Train کئے گئے ہیں۔

289 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی رہائش کیلئے پشاور میں سرکاری کالونیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سرکاری رہائش گاہیں میرٹ اور سنیارٹی کی بنیاد پر الاٹ کی جاتی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) بنگلہ نمبر C-6 ایریگیشن کالونی ورسک روڈ کس سرکاری اہلکار کو کیسے الاٹ کیا گیا ہے، نام، عہدہ اور الاٹمنٹ کی تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ اہلکار پہلے کس کالونی میں کونسے مکان میں رہائش پذیر تھا؛

(ii) 2003 سے تاحال مختلف اہلکاروں کو الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) میرٹ اور میرٹ کے بغیر الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) میرٹ کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ فراہم کی جائے، نیز محکمہ نے ایسے افسران کے خلاف کیا کارروائی کی ہے جنہوں نے میرٹ کی پرواہ کئے بغیر الاٹمنٹ کی ہے، نیز 2003 سے تاحال میرٹ لسٹ بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، لیکن بعض اوقات حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہمدردی کی بنیاد پر افسر کی ذمہ داری کی نوعیت کی بناء پر جسکی وجہ سے اسے تادیر دفتر میں اہم احکام کی انجام دہی کی وجہ سے بیٹھنا پڑتا ہے، اس پر بھی حاکم مجاز کے حکم کے مطابق الاٹمنٹس کی جاتی ہیں۔

(ج) (i) بنگلہ نمبر C-6 ایریگیشن کالونی ورسک روڈ جس میں جناب نورالحق، پرائیویٹ سیکرٹری صاحب رہائش پذیر تھا، اس نے یہ ہاؤس جناب عبدالوحید پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ تبدیل کیا اور جناب وحید خان، پرائیویٹ سیکرٹری کا مکان جناب نورالحق صاحب بحوالہ آرڈر مورخہ 08-10-08 الاٹ کیا گیا۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) 2003 سے تاحال مختلف اہلکاروں کو الاٹ شدہ مکانات کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) میرٹ کے بغیر کوئی مکان الاٹ نہیں کیا گیا، تفصیل فراہم کی گئی۔

(iv) کسی افسر کے خلاف کارروائی کا جواز نہیں بنتا، نیز 2003 سے تاحال میرٹ لسٹ اور تفصیل فراہم کی گئی۔

1063 _ <u>جناب شاہ حسین خان</u>: کیا وزیر ایڈمنسٹریشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ صوبائی نگران حکومت نے سیکرٹریٹ ملازمین کو ریگی للمہ ہاؤسنگ سکیم میں پلاٹ الاٹ کئے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکواۃ عشر اور بورڈ آف ریونیو کو بھی سیکرٹریٹ کا درجہ حاصل ہے مگر دونوں محکموں کے ملازمین کو تاحال پلاٹ الاٹ نہیں کئے گئے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ محکموں کو سیکرٹریٹ کا درجہ دینے کے نوٹیفکیشن میں واضح درج ہے کہ ان محکموں کے اہلکاروں کو وہ تمام مالی فوائد اور دیگر مراعات حاصل ہوں گے جو کہ سول سیکرٹریٹ کے ملازمین کو حاصل ہیں؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ محکموں کے ملازمین کے سروس ریکارڈ کو چیک کرنے میں دو سال صرف کئے گئے؛

(ھ) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکموں کو باقاعدہ مطلع کیا گیا کہ ریگی للمہ سکیم کے تمام پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں جبکہ مذکورہ سکیم کی دوسری مد میں غیر متعلقہ افراد کو بھی پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں؛

(و) اگر (الف) تا (ھ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ محکموں کے ملازمین کو تاحال پلاٹ کیوں نہیں الاٹ کئے گئے؛

(ii) مذکورہ محکموں کے جن ملازمین کو پلاٹ الاٹ کئے گئے، ان کی مکمل تفصیل بمعہ نام، پتہ و عہدہ فراہم کی جائے؛

(iii) حکومت مذکورہ محکموں کے ملازمین کو پلاٹس الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ بورڈ آف ریونیو کو سیکرٹریٹ کا درجہ حاصل ہے کیونکہ شیڈول 1 سیریل نمبر 21 آف خیبر پختونخوا کے رولز آف بزنس 1985 کے مطابق بورڈ آف ریونیو کو Attached department کا درجہ حاصل ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا پلاٹس سکیم صرف سول سیکرٹریٹ ملازمین کیلئے منظور کی گئی تھی، لہذا بورڈ آف ریونیو اور محکمہ زکواۃ و عشر کے Attached department کے ملازمین اس سکیم کے زمرے میں نہیں آتے تھے اور اسلئے ان کو پلاٹس الاٹ نہیں ہوئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ محکموں کے Attached Departments کو سول سیکرٹریٹ کا درجہ حاصل ہے جیسا کہ جواب (ب) میں وضاحت کی گئی۔ جہاں تک مالی فوائد کا ذکر ہے چونکہ بورڈ آف ریونیو کا محکمہ سول سیکرٹریٹ کی چاردیواری کے اندر کام کر رہا ہے، لہذا بورڈ آف ریونیو کے ملازمین کو کچھ مالی فوائد مل رہے ہیں۔

(د) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ بالا Attached Department کے ملازمین کا سروس ریکارڈ چیک کرنے میں عرصہ دو سال لگایا گیا بلکہ سول سیکرٹریٹ کے ملازمین کے سروس ریکارڈ کی چھان بین کی گئی۔

(ھ) یہ درست نہیں ہے اور نہ ہی غیر متعلقہ افراد کو پلاٹس الاٹ کئے گئے۔

(و) (i) مذکورہ محکموں کے ملازمین کو پلاٹس اسلئے الاٹ نہیں کئے گئے کہ مذکورہ محکموں کے Attached Departments کے ملازمین سول سیکرٹریٹ کے ملازمین تسلیم نہیں کئے جاتے تھے اور مذکورہ بالا سکیم صرف سول سیکرٹریٹ ملازمین کیلئے منظور کی گئی تھی۔

(ii) سول سیکرٹریٹ کے ان تمام ملازمین جن کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں، کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) مذکورہ محکموں کے ملازمین کی تفصیل مذکورہ محکمے خود ہی فراہم کر سکتے ہیں۔

1132 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے نئی گاڑیاں خریدی ہیں اور مختلف محکمہ جات اور وزراء صاحبان میں تقسیم کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں میں جن محکمہ جات کے افسران اور وزراء صاحبان کو گاڑیاں دی گئی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور تاریخ حوالگی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) محکمہ کے پاس کل کتنی گاڑیاں خراب حالت میں ہیں اور کتنی گاڑیاں نیلامی کے منتظر ہیں، نیز خراب گاڑیوں کی نیلامی نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، محکمہ انتظامیہ مختلف محکمہ جات کے افسران کو نئی گاڑیاں ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں منظور شدہ استحقاق کے مطابق خرید کر فراہم کرتا ہے اور اسی طرح وزراء صاحبان کو بھی ان کے استحقاق کے مطابق گاڑیاں فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سرکاری افسران اور وزراء صاحبان کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) محکمہ انتظامیہ کے پاس اس وقت 317 خراب گاڑیاں نیلامی کیلئے دستیاب ہیں۔ اس ضمن میں حال ہی میں ایک اجلاس وزیر مالیات وچیئرمین نیلامی کمیٹی کی سربراہی میں منعقد ہوا ہے اور مختلف امور کی جناب وزیراعلیٰ سے منظوری کے بعد گاڑیاں جلد از جلد نیلامی کیلئے مشتہر کی جائیں گی۔

1133 ـ محترمہ نور سحر: کیا وزیر انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے مختلف افسران اور دیگر افراد کو گاڑیاں فراہم کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ غیر سرکاری افراد کو بھی گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ کے پاس کل کتنی گاڑیاں موجود ہیں؛

(ii) گزشتہ پانچ سالوں میں کن محکمہ جات کو گاڑیاں دی گئی ہیں، ان گاڑیوں کے نمبر، افسر کا نام، تاریخ حوالگی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) جن غیر سرکاری افراد کو گاڑیاں دی گئی ہیں، ان کے نام اور تاریخ حوالگی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں، محکمہ انتظامیہ نے صرف سرکاری افراد کی گاڑیاں ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں منظور شدہ استحقاق کے مطابق فراہم کی ہیں اور دیگر افراد کو محکمہ ہذا کی طرف سے کوئی گاڑی فراہم نہیں ہوئی۔

(ب) جی نہیں، غیر سرکاری افراد کو محکمہ ہذا نے کوئی گاڑی سرکاری طور پر فراہم نہیں کی ہے۔

(ج) (i) محکمہ ہذا کے پاس اس وقت ٹرانسپورٹ کمیٹی رپورٹ 2005 میں دیئے گئے استحقاق کے مطابق کل 76 گاڑیاں موجود ہیں۔

(ii) گزشتہ پانچ سالوں میں مختلف محکمہ جات کو فراہم کردہ گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ غیر سرکاری افراد کو محکمہ انتظامیہ کی طرف سے کوئی گاڑی سرکاری طور پر نہیں دی گئی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں آپ کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار ایک منٹ، اگر یہ چھٹیاں بھی پڑھ لوں، اس سے تھوڑی ہاؤس کی کارروائی وہ ہو جاتی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ 12-01-2011 تا 10-02-2011، مفتی کفایت اللہ صاحب 12-01-2011 تا 14-01-2011، حبیب الرحمان تنولی صاحب 12-01-2011 تا 14-01-2011، ستارہ ایاز بی بی 12-01-2011 اور جناب ذاکر اللہ صاحب 12-01-2011 کیلئے، Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Ji, honourable Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اوس فلور مے هغه له ورکړو جی، لږ یو منټ کښېنئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں ہاؤس کا قیمتی وقت نہیں لوں گا، ایک گزارش سر یہ ہے کہ میرے حلقہ میں دو ہفتوں سے ٹارگٹ کلنگ کے دو تین واقعات ہوئے ہیں اور چونکہ وہ علاقہ کافی پرامن رہا ہے، برے حالات میں بھی تو ابھی یہ ایک نئی روایت وہاں پر چل پڑی ہے جس میں کہ اہل تشیع دس تاریخ کو اپنے دکان میں مارے گئے اور اس کے علاوہ دو افراد زخمی ہوئے جو کہ راہ گیر تھے۔ پچیس دسمبر کو بھی اس طریقے سے ایک واقعہ ہوا ہے۔ گورنمنٹ کی جو اپنی مجبوریاں ہیں سر، وہ ہمارے سامنے ہیں۔ میری سر، گورنمنٹ سے دو گزارشات ہیں، ایک تو چونکہ وہاں پر ڈی پی او بھی تبدیل ہو چکا ہے جو نیا ڈی پی او ہے، ڈی آئی جی ہے، ان سے اس سلسلے میں باقاعدہ رپورٹ طلب کی جائے اور اس کے سدباب کیلئے اقدامات کئے جائیں اور دوسری سر، یہ جو ٹارگٹ کلنگ میں ایک کی موت ہو گئی اور دو افراد زخمی ہیں تو اس کیلئے مہربانی کر کے گورنمنٹ جلد سے جلد پیسوں کا اعلان کرے تاکہ ان تک پہنچ سکیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب، آنریبل سینیئر منسٹر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، اسرارالله گنډاپور خبره اوکړله، دا به ډی آئی جی سره هم خبره اوکړو او که دا Criteria باندے پوره راځی، بالکل حکومت به چه څه مونږه انا ؤنسمنټ کوؤ، څه زمونږه دغه دے، مکمل به ورسره تعاون هم کوؤ او چه کوم Criteria لاندے راشی هغه به هم، بم بلاسټ باندے اوسه پورے خو مونږ دا پیسے ورکولے، I don’t think چه دا ټارګټ کلنګ باندے لا څه فیصله نه ده شوے او که دا فیصله شوے وی، بالکل به ورته پیسے هم ورکوؤ او ډی آئی جی او ډی پی او نه به تپوس هم کوؤ چه تاسو ولے دا حالات کنټرول کوئ نه۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you.

سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر (مرحوم) کو خراج عقیدت

Mr. Speaker: Janab Javed Abbasi Sahib, to please start, a few words, not more-----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ، جناب جاوید عباسی صاحب موؤر تھے نا، اس کو فلور دے دیا ہے، اس کے بعد جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آج آپ نے موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ نصیر اللہ بابر صاحب اس صوبے کا ایک بہت بڑا مدبر تھا اور شاندار زندگی انہوں نے یہاں گزاری ہے، اس صوبے کے وہ گورنر بھی رہے ہیں، ہمارے Interior Minister بھی رہے ہیں اور As a parliamentarian بھی ان کی زندگی پہ بڑی باتیں کی جا سکتی ہیں اور ایک اچھی روایت بھی ہے جناب سپیکر، کہ ایسا مدبر اور ایک ایسا سیاستدان جن کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پہ بہت سے لوگ بات کر سکتے ہیں، آپ نے ہمیں اجازت دی، ہمارے لئے یہ اعزاز ہے کہ آج اس اسمبلی میں ہم اس پہ ڈسکشن کریں اور ان کی زندگی پہ روشنی ڈال سکیں۔ جہاں ان کے جانے سے ہمیں بہت افسوس ہے، وہاں آج ایک بات جناب سپیکر، ہم سب کیلئے ایک بڑا Message بھی ہے اور ایک بہت بڑا سبق بھی ہے کہ یہ Matter نہیں کرتا جناب سپیکر، کہ کوئی کتنا سال زندہ رہتا ہے، کوئی کتنی صدیوں تک زندہ رہتا ہے، جناب سپیکر، لوگ یہ بھی نہیں بات پوچھتے کہ وہ کتنی جائیدادیں اور کتنے گھر، کتنے محلات چھوڑ گیا ہے، جو بات رہ جاتی ہے جناب سپیکر، جس کو مرنے کے بعد ڈسکس کرتے ہیں، وہ انسان کا کیریکٹر

ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نصیر اللہ بابر صاحب کیریکٹر کے لحاظ سے وہ شخصیت تھے جنہوں نے اپنا دور اور وقت گزارا، نہ صرف اس صوبے کے پختون ان پر فخر کرتے ہیں بلکہ پورے پاکستان کے لوگ ان پہ فخر کرتے ہیں اور ان کی زندگی پہ بھی لوگ ان کی مثالیں دیتے رہے ہیں۔ میں انتہائی مختصر، ان کی صرف دو جو Achievements ہیں، ان پہ بات کروں گا اور باقی دوستوں نے بھی ان کی زندگی پہ بات کرنی ہے۔ جرنیل ہونے کے ناطے بھی انہوں نے اس ملک کی جمہوریت کیلئے ہمیشہ جدو جہد کی ہے، وہ ہمیشہ کانسٹی ٹیوشن کی بات کرتے تھے، وہ ہمیشہ اداروں کی بات کرتے تھے اور جو Commitment جناب سپیکر، انہوں نے اپنی پارٹی کے ساتھ اور وہ پارٹی جو محترمہ بے نظیر بھٹو کی پارٹی تھی، آج وہ پارٹی ہوتی تو شائد بہت پہلے سے یہ ڈسکشن یہاں سے جاری ہوتی، سب سے زیادہ بات وہ کرتے لیکن ہم ان کو صرف ایک پارٹی کا لیڈر نہیں سمجھتے تھے، ہم انہیں اس ملک کا بہت بڑا لیڈر سمجھتے تھے، انہوں نے بڑی جدو جہد کی جمہوریت کیلئے، انہوں نے مارشل لاء کے اندر جمہوریت اور آئین کی بات ہے اور پختونوں کیلئے ایک اور بہت فخر کی بات ہے جناب سپیکر، کہ جب کراچی ایک ایسا ایریا ڈکلیئر کر دیا گیا تھا جہاں بدترین دہشت گردی تھی، اسوقت جناب سپیکر، اگر بشیر بلور صاحب بھی میری بات پر توجہ دیں تو میں ذرا بہت ہی مشکور ہوں گا، میں چاہتا ہوں کہ میں ان کی بھی توجہ اس معاملے پر لوں۔۔۔۔۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میں اسرار اللہ خان کی ٹارگٹ کلنگ کے متعلق۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: تو میں ذرا انتظار کر لوں جناب؟

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میں نے جب Commitment، نہیں، اسرار صاحب کے بارے میں ٹارگٹ کلنگ کی بات ہے، اس کے بارے میں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: اچھا جی۔ جی، یہ چونکہ میں جا رہا ہوں، ٹارگٹ کلنگ، میں کہتا ہوں کہ یہ بھی ایشو تھا، مہربانی، جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>ایک آواز</u>: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے جناب۔

<u>جناب سپیکر</u>: بیٹھ جائیں، نہیں Windup کرتے ہیں، Windup کرتے ہیں۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: سر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: انہوں نے کل، ان کی پینڈنگ چیز تھی۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ نصیر اللہ بابر صاحب کی، اس پر جو پرسوں والی پینڈنگ تھی، اس پر بات ہو رہی ہے جناب۔

جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ بسم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، بد ترین دہشت گردی تھی اسوقت، لوگ کہہ رہے تھے کراچی روشنیوں کا شہر ہے، لوگوں کی وہاں بزنس تھی، جان و مال تھا، لوگوں کیلئے وہ بزنس نہ رہی، جس طرح ہم سارے Claim کرتے تھے کہ کراچی ہم سب لوگوں کا ہے، وہاں بوریوں میں لاشیں ڈال کر حکومت کو اور اداروں کو بھیجی جارہی تھیں جناب سپیکر، وہاں لاء اینڈ آرڈر کا ایسا مسئلہ تھا کہ کچھ ایریاز ایسے تھے جہاں رینجر اور پولیس بھی نہیں جاتی تھی، سارے لوگوں میں اور پورے پاکستان کے اندر ایک خوف تھا کہ وہ شہر جو ہم سب کا شہر تھا، ہے اور انشاء اللہ رہے گا، جو ہماری معیشت کا بہت بڑا نشان تھا، ہم نے اس شہر پہ ہمیشہ فخر کیا ہے جناب سپیکر، وہاں Writ ختم ہو گئی تھی اور یہ وہی نصیر اللہ بابر ہے جناب سپیکر، اس نے فوج نہیں مانگی، اس نے سول ایڈمنسٹریشن کے ذریعے وہاں ان بھتہ خوروں، ان دہشت گردوں کا خاتمہ کیا اور وہاں Writ establish کی۔ جناب سپیکر، وہ شہر جہاں ہمارے لئے جانا تو کیا ہمارے لوگوں کا وہاں رہنا مشکل ہو گیا تھا، وقت آنے پر ثابت کر دیا تھا کہ یہ پختونوں کا بھی شہر ہے، یہ مہاجروں کا بھی ہے، یہ سندھیوں کا بھی ہے، یہ بلوچیوں کا بھی ہے اور یہ صرف اس لئے ممکن ہوا تھا جناب سپیکر، کہ Writ جو حکومت کی تھی، وہ اس نصیر اللہ بابر نے Establish کی تھی۔ آج ایک دفعہ پھر نصیر اللہ بابر کی بڑی یاد آرہی ہے، آج پھر لوگ پکارتے ہیں، پارٹیوں کے اندر اور پیپلز پارٹی سے بھی لوگ، آج ایک دفعہ پھر نصیر اللہ بابر جیسے سالار کی ضرورت ہے۔ آپ لوگوں کو پتہ چل گیا ہے کہ ذوالفقار مرزا جو ہوم منسٹر ہے سندھ حکومت کے، اگر اس کی باتیں سچ ہیں جناب سپیکر تو پھر آج رحمان ملک کے بس کا کام نہیں ہے، اب منتوں سے حکومت کرنے کا وقت گزر گیا ہے جناب سپیکر، (تالیاں) آج پاؤں پونکھنے سے اور اپنی سو سال حکومت بھی گزرے تو نہیں Matter کرتی جناب سپیکر، آج پھر لوگ ایک نصیر اللہ بابر جیسے بہادر سپاہی، ایک بہادر لیڈر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ آج ایک دفعہ پھر کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے، میں اس میں نہیں جاؤں گا کہ کیا ہو رہا ہے، میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ ذوالفقار مرزا کی باتیں جناب سپیکر میرے کانوں سے نکلتی نہیں ہیں، وہ جو اس نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ اگر آج بھی کراچی کے اوپر توجہ نہ دی گئی، اگر اب بھی کراچی کو ہم نے اسی طرح چھوڑ دیا تو پھر سپیکر صاحب کہیں بہت دیر نہ ہو جائے، تو جناب آج ہم

انہیں نصیر اللہ بابر صاحب کو اس کے کارناموں پر خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، وہاں آج ان کو ہم ان کی پارٹی کے لوگوں کو آج اس اسمبلی کے ذریعے ایک Message بھی دے رہے ہیں کہ خدا کے واسطے، حکومت آنی جانی چیز ہے، حکمرانی سدا کسی کی نہیں رہتی، یہ وقت گزرتا جارہا ہے، یہ منتیں کرنا اور پاؤں پوکھنا اور بلیک میلنگ، حکومتیں کب بلیک میل ہوا کرتی ہیں جناب سپیکر اور جب حکومتیں گروپوں کے ہاتھوں بلیک میل ہونا شروع ہو جائیں تو پھر ان انسٹیٹیوشنز، ان اداروں کی Writ پھر وہاں کس طرح Establish ہو گی؟ تو مہربانی کر کے نصیر اللہ بابر کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے سب سے بہترین طریقہ ہے کہ آج اس کے جانشین نصیر اللہ بابر کے کئے ہوئے اقدامات پر پھر اپنا قدم رکھ کر چلیں اور جن دہشت گردوں کو اس نے ہمیشہ اس شہر سے بھگایا تھا، ان کو بھگانے میں آج پھر حکومت سنجیدہ ہو جائے۔
Thank you very much.

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ حاجی قلندر خان لودھی۔ مختصر، مختصر جی۔ دو دو منٹ، دو دو منٹ سے زیادہ نہیں۔ جی، حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، نصیر اللہ بابر صاحب ایک نہایت ہی نڈر، بہادر فوجی جرنیل کے ساتھ ساتھ ایک انتہائی صاف گو انسان تھے جی۔ میرے بھائی جاوید عباسی صاحب نے ان پر بڑا اچھا اپنا اظہار خیال کیا ہے، انہوں نے کراچی کے ساتھ جو کیا ہے، وہ بھی ان کا بڑا ایک کارنامہ ہے جس طرح اس کے اور بھی ہیں لیکن ان کی زندگی کچھ اس طرح سے ہے کہ 1950 میں وہ پہلے فوجی تھے جنہوں نے لانگ کورس جو ہے پی ایم اے کا لانگ کورس مکمل کیا جی اور اس کے بعد 1965ء کی جنگ میں انہوں نے حصہ لیا، 1971ء کی جنگ میں انہوں نے حصہ لیا، انہیں ستارہ جرات اور ہلال جرات بھی دیئے گئے۔ ٹھیک ہے جی، انہوں نے 96-1995 میں کراچی میں جو موثر اقدام کیا، اس پر بھی چونکہ میرے بھائی نے تفصیلاً بات کر لی ہے، میں اسکی Repetition میں نہیں جاتا لیکن 1988 سے لیکر 1990 تک بھی وہ مشیر خاص رہے وزیر اعظم کے، 1993 سے 1996 تک وہ وزیر داخلہ رہے، وہ اس صوبے کے گورنر رہے، انہوں نے بہت ہی اچھے کارنامے سرانجام دیئے، بڑے اچھے طریقے سے جمہوریت کو بھی فروغ دینے میں ان کا بڑا Role ہے۔ میرا یہاں کہنے کا مطلب یہ ہے جناب سپیکر کہ وہ ایک اثاثہ تھے، نہ کہ صرف صوبے کے، نہ کہ فوج کے اچھے جرنیل ہونے کے ناطے سے بلکہ وہ ہمارے پاکستان کا اثاثہ تھے۔ چونکہ ان میں وہ کوالٹی تھی، ان کی کوالٹی تھی کہ وہ جو کرتے تھے، جیسے معمولی سا واقعہ ہے لیکن اب وہ واقعہ ہمارے ہاں آ جاتا ہے تو اسے میں Quote کروں گا، ہمارے لئے وہ آج بھی دہشت گردی کی مثال ہے کہ ہمیں اگر

کوئی ایک آدمی لے جاتا ہے تو ہمارے لئے کتنے مسئلے بنتے ہیں؟ پوری بس ماڈل سکول کی، بچوں سے بھری ہوئی افغانیوں نے اسے اغواء کر لیا، جس بہادری سے، جس تدبر سے وہ اس بس میں چلے گئے اور ان کے ساتھ اتنے مذاکرات کئے، اتنی باتوں میں انہیں الجھایا اور اس طریقے سے چھوٹے سے معصوم بچوں کو انہوں نے رہا کروایا اور انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک اپنے گھر نہیں جاؤں گا جب تک میں ان بچوں کو گھر ساتھ نہ لے جاؤں، یہ بڑی بات ہوتی ہے کہ انسان اپنی زندگی پر کھیل جائے اور یہ نہیں، اس کے ساتھ ساتھ 1965 میں جب ان کی غلطی سے ہیلی کاپٹر بھارت کے ایریا میں چلا گیا تو وہاں وہ ذرا بھی بزدل نہیں ہوئے، بڑی بہادری سے، بڑے نڈر طریقے سے انہوں نے ان کی فوج کو للکارا کہ آپ پاکستانیوں کے گھیرے میں آ گئے ہیں، آپ ہتھیار پھینک دیں، ستر آدمیوں سے انہوں نے ہتھیار لے لیے، اپنے ہیلی کاپٹر میں ڈال دیئے اور ان کو اپنے ایریا میں لے آئے۔ ان کی کون کونسی بات کا ذکر کریں گے؟ انہی دنوں میں بہت سے اور بھی لوگوں کی اموات ہوئی ہیں لیکن یہ Deserve کرتے ہیں کہ ہم انہیں جتنا بھی خراج تحسین پیش کریں، وہ کم ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ ہمیں چند لفظ کہنے کیلئے اجازت دی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ ایسے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے زندہ رہتے ہیں، اگر وہ رحلت بھی کر جائیں تو زندہ رہتے ہیں۔ جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں یہ کہوں گا جناب سپیکر کہ یقیناً یہ صوبہ ایک انتہائی اہم شخصیت سے محروم ہو گیا ہے جناب سپیکر، اور میرا تو خیال تھا کہ پرسوں جس وقت ان کی وفات ہوئی، اسی دن اس پر Detail discussion ہونی چاہیئے تھی لیکن وہ نہ ہو سکی۔ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے موقع فراہم کیا کہ ہم ان کو خراج تحسین پیش کر سکیں۔ جناب سپیکر، میرا پینتیس سال سے ان سے رابطہ اور تعلق رہا اور آپ یقین کریں اور میرے خیال میں اس صوبے کا ہر فرد اس بات کی گواہی دے گا کہ نصیر اللہ بابر صاحب نے زندگی میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا، کبھی بھی غلط کام نہیں کیا، کبھی بھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا، یہ ایک حقیقت ہے جناب سپیکر، اور میرے خیال میں واحد شخصیت ہوں گے اس صوبے کی، سیاسی بھی کہ انہوں نے Straight forwardness کا جو مظاہرہ اپنی زندگی میں کیا، میرے خیال میں اور کوئی شخص اس صوبے میں نہیں کر سکتا۔ ان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں جناب سپیکر، اگر وہ ایک فوجی رہے تو فوجی بھی ڈٹ کر رہے، تمغے ملتے رہے، بہادری کرتے رہے۔ جب فوج کو چھوڑا اور اس صوبے کا گورنر بنا جناب سپیکر، تو آج فاٹا میں اصلاحات ہوئی ہیں، وہ فاٹا کے لوگ ذوالفقار علی بھٹو کو جو ابھی بھی یاد کر رہے

ہیں تو اس میں 90% ان کا ہاتھ ہے۔ نصیر بابر صاحب جب گورنر تھے اور جب وہ مرکز کے نمائندے تھے فاٹا کیلئے تو انہوں نے وہ اصلاحات فاٹا میں کیں اور آج بھی فاٹا کے لوگ ان کو بڑی عقیدت سے، بڑی محبت سے دیکھتے ہیں، ان کو یاد کرتے ہیں جناب سپیکر، پھر جب وہ پاکستان پیپلز پارٹی میں آئے جناب سپیکر، تو آپ یقین کریں کہ میرے خیال میں اس صوبے میں جس نے سب سے زیادہ سیاسی جیلیں کاٹی ہیں، وہ بھی نصیر اللہ بابر ہی تھے، وہ کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ اگر ضیاء الحق کا زمانہ تھا تو جناب سپیکر، ہمیشہ بابر صاحب جیل میں ہوا کرتے تھے اور اپنے ورکروں کو تسلی دیتے تھے اور اپنے ورکروں کی وہ کرتے تھے جناب سپیکر، اور پھر جب وہ مشیر مقرر ہوئے بے نظیر بھٹو صاحبہ کے تو جناب سپیکر، انہوں نے As an adviser جو کام کئے، وہ بھی سب کو یاد ہیں اور پھر جب وہ Interior Minister بنے سن 93ء میں جناب سپیکر، تو کراچی جو جل رہا تھا، کراچی کے جو حالات تھے، ان کی میں ڈیٹیل میں نہیں جاتا، وہ تو میرے خیال میں عباسی صاحب نے ڈیٹیل سے بات کی لیکن کراچی کے حالات جن کو انہوں نے As an Interior Minister کنٹرول کئے، میرے خیال میں شاید ہی کوئی شخص ان کو اس طریقے سے کنٹرول کر سکے گا۔ تو جناب سپیکر، ان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں اور میرے خیال میں ہم جتنی بھی خراج تحسین پیش کریں، وہ کم ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کو جنت الفردوس عطا کرے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔

حافظ اختر علی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه محمد علی صاحب دوه خله پاڅیدلے دے، هم دے ایشو باندے خبره ده کنه جی؟

جناب محمد علی خان: نه جی بله خبره ده۔

جناب سپیکر: نه بیا لږ کښینه جی۔ حافظ اختر علی شاه! په دے ایشو باندے تاسو وایئ؟ جی حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: بسم الله الرحمن الرحیم۔ وصلی الله تعالیٰ علی النبی الکریم۔ جناب سپیکر صاحب، یقیناً د جناب نصیر الله خان بابر صاحب (مرحوم) وفات او د

هغوی دا المیه زمونږه او تاسو ټولو د پاره او د ټول پارلیمنټرینز د پاره، د ټولو اراکینو د پاره یو سبق دے او درس د عبرت دے او ګویا که هغه به زبان حال باندے مونږ ته وائی چه "جگہ جی لگانے کی دنیانہیں ہے، یہ عبرت کی جاہے تماشانہیں ہےاور کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے، ایک دن مرنا ہے، آخر موت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، د هغوی چه کوم ملکی او ملی هغه خدمات وو، اراکینو تذکره اوکړه خو زه یو نکته صرف په هغے کښے Add کول غواړمه۔ افغانستان کښے چه کوم د استراق و انتشار کوم ماحول وو او بیا مختلف احزاب او هغلته کښے چه کوم صورتحال جوړ وو، یقیناً په هغه شورش زده علاقے کښے او په ګاونډی هیواد او هغه ملک کښے چه کوم د امن او د استحکام د پاره قدمونه اوچت کړے شوی دی نو آئنده مورخ چه کله لیکل کوی نو انشاء اللّٰه نصیر اللّٰه خان بابر صاحب د هغوی تذکره او په هغه تاریخ کښے به هغه یو ځلنده لحاظ سره لیکلے کیږی۔ مونږ به دا دعا کوؤ چه اللّٰه رب العالمین د هغوی هغه ملکی و ملی خدمات د هغوی د پاره ذخیره د آخرت اوګرځوی او اللّٰه رب العالمین د هغوی پسماندګانو ته توفیق د صبر جمیل نصیب کړی۔ (آمین)

جناب سپیکر: شکریه حافظ اختر علی صاحب۔ جناب، بیا افتخار حسین صاحب، آنریبل منسټر۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ د ټولو نه اول خو زمونږه ملګرو مشرانو خبرے کړے دی او د دے نه اضافی خبرے کول ډیرے ګرانے دی خو چونکه د بابر صاحب نیغ په نیغه تعلق زمونږ د ضلعے سره او د نوښار سره وو او د نزدیکت په بنیاد په مونږ ئے ډیر زیات حق دے او دیکښے شک نشته جی نظریاتی اختلافات د هر چا په خپل خپل ځائے موجود وی خو د بابر صاحب داسے شخصیت وو چه هغه د نظریاتی اختلافات نه باوجود هم د انصاف په وخت کښے د دے خبرے خیال نه دے ساتلے چه دا زما د پارټۍ کس دے او که نه دے ځکه چه مونږ د نوښار خلق د دے خبرے ګواهی کوؤ او دا خبره کوؤ چه ډیرے مسئلے داسے راغلے دی چه هغه سیاسی رنګ ئے اغستو خو هغه دا کوشش کړے دے چه سیاسی رنګ ئے نه دے ورکړے بلکه دا کوشش ئے

کړے دے چه که د خپلے پارټئ سړے په غلطه وی نو هغه ته وئیلی دی چه ته په غلطه یے او چه د بلے پارټئ سړے ټهیک وو نو هغه ته ئے ټهیک وئیلی دی او دا د پیر پیائی دننه عام جلسه کښے هم دا خبره مطلب دا دے شوے ده، په جرګه کښے هم هغوی دا خبره کړے ده او بابر صاحب هغه شخصیت وو چه رشتیا وئیلو نه ویریدو نه۔ کوم سړے چه په Character strongوی، په زړه کښے ئے غلا نه وی او د ایماندارئ جذبه پکښے وی، هغه خلق چه کوم دی رشتیا Face کولے شی او بابر صاحب په هغه خلقو کښے وو ځکه چه نن خلق د کراچئ ذکر کوی نو دا د هغه ډیوټی وه او کوم خلق چه په ایماندارئ ډیوټی کولے شی، هغه بیا د دے خبرو نه نه ویریږی چه د دے نتیجه به څه وی ځکه چه خدائے ته ځان حواله کړی او ایمانداری اوکړی، هیڅ یو کار داسے نشته دے چه هغه په ډیر ښه طریقه سر ته نه رسی نو د بابر صاحب غوندے شخصیتونه ډیر کم وی او زمونږ او تاسو د ټولو د پاره چه کوم دے چه د هغه کوم اړخونه دوئ بیان کړل، د انټریئر منسټر په حیثیت، د ګورنر په حیثیت، د یو فوجی په حیثیت د هغوی دا کردار چه د فوج په حیثیت هغه کوم کردار ادا کړے دے، هم د چا نه پټ نه دے خو چه کله هغه سیاست کښے وو، هغه په حقیقت کښے د بهټو صاحب د شخصیت نه متاثر وو او کله چه د بهټو صاحب پهانسی راغله نو هغوی احتجاجاً خپل اعزازات واپس کړل او دا هم د ریکارډ یو حصه ده چه هغه په فوج کښے هم وفا کړے وه خو د خپل لیډر سره ئے هم وفا کړے وه، هر هغه سړے چه هغه سیاست کول غواړی، هر هغه سړے چه هغه دلته وخت تیرول غواړی چه کومه ئے نظریه وی، د هغے سره ایمانداری پکار ده۔ که زه نن د یو نظریے سره تعلق لرم، پکار ده چه سل په سل ایماندار یم، چه زه د یو نظریے سره تعلق لرم چه د خپل لیډرانو خیال اوساتم، بابر صاحب چه فوجی وو، د فوج د کمانډ خیال ئے ساتلے دے، چه د پیپلز پارټئ ورکر وو، د خپلے پارټئ د مشرانو خیال ئے ساتلے دے، د سوچ، فکر او د نظریاتو خیال ئے ساتلے دے۔ زه د دے هاؤس نه د نصیر الله بابر صاحب چه نن ئے دریمه ده، یقیناً چه د دے نه مخکښے هم یو څو خبرے په دے باندے چه ستاسو په ځائے باندے ډپټی سپیکر صاحب ناست وو، خوشدل خان، هغه وخت هم یو څو خبرے شوے وے خو د نصیر الله بابر صاحب شخصیت دومره اهم دے، که هغه په دریمه هم په دے

باندے خبرے کیږی نو دیکښے څه کمے راغی نه او دا هغوی ته خراج عقیدت پیش کول دی، دا د ایماندارئ په بنیاد ایماندارو خلقو ته خراج عقیدت پیش کول دی او زه دا یو تړون به ورسره ضرور اوکړم چه یواځے د هغوی یادول نه دی پکار بلکه چه د هغوی د کیریکټر خوبئ چه مونږ کومے یادوؤ چه دا مونږ Follow کړو او په ځان کښے ئے پیدا کړو، دا د نظریاتو نه بالاتر، دا د شخصیاتو نه بالاتر، دا د معاشرے د بنیګړے د پاره پکار ده چه مونږ رشتیا وئیل ایزده کړو، ایمانداری ایزده کړو او د خپل نظریے سره د وفا په بنیاد د نورو خلقو چه کوم دے حقوق غصب نه کړو بلکه انسانی حقوق هم هغه رنګ د هغوی بالاتر اوساتو او د خپل لیډر شپ سره د Commitment په بنیاد باندے چه کله په هغوی سخته راشی نو بیا داسے تاریخی کردار اداکول چه هغه خپل اعزازات واپس اخلی، دا هم چه کوم دے نو هغے د پاره کریډټ دے او بیا د بے نظیر بی بی الفاظ چه هغه د هغوی دپارټئ چیئر پرسن هم وه، د هغے خپل قربانئ د چا نه کمے نه وے خو د بابر صاحب په حواله به ئے وئیل چه بابر صاحب هر څه وائی، دا زما د پلار د وختو مشر دے، د ده هره خبره ما ته منظوره ده۔ د هغوی په پارټئ کښے احترام، د هغوی د شخصیت احترام او مونږ ټول خیبر پختونخوا هم پرے فخر کوؤ، داسے کیریکټر مونږ له پکار دے، مونږ چه کوم دے د پختون په حیثیت هم پرے فخر کوؤ او د انسان په حیثیت هم پرے فخر کوؤ او بیا زه بل لږ رانزدے یم که څوک خفا کیږی نه، د نوښار د ضلعے د یو اهم شخصیت په بنیاد زه په فخر کوم او ویاړ کوم او خدائے د ورله په قبر کښے سکون ورکړی، خدائے د اووه واړه جنتونه ورکړی او خدائے د د هغوی لواحقین ته صبر جمیل ورکړی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ میاں صاحب، چونکہ آج پہلی مرتبہ پشاور میں ایک بہت بڑی تقریب ہو رہی ہے، بشیر بلور صاحب کی طرف سے ایک لیٹر ابھی آیا ہے تو اس کا ٹائم ہو چکا ہے۔ پہلی دفعہ ایک اچھی اور بہت بڑی سکیم کی آج Launching ہو رہی ہے تو اس کیلئے میں ہاؤس کو کل صبح دس بجے تک کیلئے ایڈجرن کرتا ہوں۔ تھینک یو، جی۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات 13 جنوری 2011 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)